شیخ نور الدین نورانیؒ اور مولانا محمد انور شوپیانیؒ (موضوعاتی ہم خیالی)

مظہر احمد لوہار (ریسرچ اسکالر، عربی)

شیخ العالم سنٹر فار ملٹی ڈیسپلنری اسٹیڈیز، یونیورسٹی آف کشمیر

شیخ نور الدین نورانیؒ اور محمد انور بٹ شوپیانیؒ المعروف مولانا انور شوپیانی دونوں کشمیری اسلامی شعراء ہیں جنہوں نے اسلامی موضوعات جیسے توحید، رسالت ،ارکان اسلام، سنت ، علم، نفس، اخلاقیات، زہد ،روحانیت وغیرہ وغیرہ جیسے موضوعات پر شاعری کی ہے۔ دونوں کی شاعری میں مشترکہ نظریات اور موضوعات نمایاں طور پر موجود ہیں۔ یہ دونوں عظیم کشمیری شعراء جنہوں نے کشمیری ادب اور ثقافت کو اپنی منفرد شاعری سے مالامال کیا ۔چونکہ ان دونوں شعراء کا تعلق الگ الگ ادوار سے ہیں۔ اگرچہ شیخ نور الدین نورانیؒ کا تعلق چودھویں صدی سے ہے اور انور صاحب شوپیانیؒ کا تعلق بیسویں صدی سے ہے لیکن ان کی شاعری میں ایک گہری موضوعاتی ہم خیالی پائی جاتی ہے۔ دونوں شعراء نے اپنی شاعری کے ذریعے لوگوں کو دنیا کی فانی حقیقت اور ایک اللہ کی عبادت کی اہمیت کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اس مقالے میں میں نے ان دونوں شعراء کے موضوعات جیسے ارکان اسلام (توحید، رسالت، نماز، روزہ، زکات اور حج) کی اہمیت اور احکامات کا تقابلی مطالعہ اور موضوعاتی ہم خیالی کے بارے میں لکھا ہے اس کے علاوہ حضرت محمد ﷺ سے تربیت یافتہ چاروں خلفائے راشدین کا تذکرہ کیا ہے۔

کلیدی الفاظ: ارکان اسلام، شعر، خلفائے راشدین، شیخ نور الدین ،انور شوپیانیؒ

مقدمہ: شیخ نور الدین نورانیؒ جنہیں علمدار کشمیر کے لقب سے جانا جاتا ہے، ان کی روحانیت نے کشمیر میں شریعت کی روشنی پھیلائی۔ ان کی زندگی اور کلام کا مرقع سینہ بہ سینہ منتقل ہوا اور ان کے دینی خدمات کا یہ اثر رہا کہ وہ آج تک ہر کشمیری کے دل میں زندہ ہیں۔ شیخ نور الدین ولیؒ اپنی مادری زبان کے جلیل القدر شاعر اور شیریں واعظ تھے جنہوں نے اپنی پرخلوص کوششوں سے بہت سارے لوگوں کو مشرف باسلام کیا ہے۔ انہوں نے کشمیری قوم کو خواب غفلت سے جگا دیا اور کفر و شرک کے ظلمات سے نکال کر توحید اور اسلام کے نور سے منور کر دیا ، اندھی تقلید اور جاہلیت سے نکال کر تحقیق اور حصول علم و حکمت کشمیریوں کا نصب العین بنا دیا، انہوں نے مل جل کر رہنے، رواداری برتنے اور انسانیت کو اپنے خون سے سینچنے کی تعلیم دی۔ جس نے ہمیں خدا پرست ، علم دوست، آخرت پسند اور رواداری کا علمبردار بننے کی تعلیم دی[1] ۔ ان کا پیغام اور ان کی خدمات کشمیر کی ثقافت اور تمدن کی تاریخ میں ہمیشہ ایک نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

مولانا انور صاحب شوپیانیؒ کشمیری زبان کے وہ مایہ ناز اہل قلم ہیں جنہوں نے اپنے پُر اثر کلام سے کشمیر میں شرکیات و بدعات اور بے سند رسوم و رواج کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ جب مولانا صاحب پنجاب سے واپس وارد کشمیر ہوئے تو اس وقت کشمیری مسلمانوں کی اقتصادی حالت بہت کمزور تھی اور تعلیم کے میدان میں بھی بہت پیچھے تھے۔ ملازمتوں میں بھی شاذ و نادر ہی کوئی کشمیری مسلمان دکھائی دیتا تھا۔ ان حالات کے پیش نظر مولانا نے پکا ارادہ کیا کہ وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں تبلیغ دین کی دعوت دیں گے اور توہم پرستی اور بے جا رسوم و رواج کے خلاف بھی کمر بستہ ہوں

گے۔ چوں کہ یہ شعر و شاعری کا زمانہ تھا لہذا یہ شاعری ان کے لئے ایک موثر ذریعہ بن گئی۔ ان کے کلام میں سعدی شیرازی کی شیرینی۔ مولانا جامی کی درد بھری آواز اور حافظ شیرازی کی روانی موجود ہے۔ انور صاحب کی شاعری کے خاص موضوع در بیان حمد باری تعالیٰ، توحید و سنت، رد شرکیات و بدعات، دنیا کی بے ثباتی، نعت اور اخلاق حسنہ رہے ہیں[2]۔ حضرت مولانا انور شوپیانی کو سیدنا حسان بن ثابت اور سیدنا عبد اللہ بن رواحہ کی وراثت نصیب ہوئی۔ اس کی بدولت سے انہوں نے بہترین اشعار کہے جو آج بھی ہمیں کتاب وسنت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں[3]۔ مولانا انور شوپیانیؒ نے فارسی کشمیری اور اردو زبان میں شاعری کی ہے اور شاعری میں انہوں نے حمد، نعت، رد شرکیات و بدعات، اور دیگر اسلامی موضوعات پر شاعری کی ہے[4]۔

شیخ نور الدین ولیؒ اور مولانا انور شوپیانیؒ کی شاعری میں توحید۔

چونکہ شیخ نور الدین ولیؒ کی شاعری کا بنیادی موضوع توحید ہے، ان کی شاعری میں اللہ کی وحدانیت اس کی قدرت اور اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ اللہ ہی اس کائنات کا واحد خالق و مالک ہے اور ان کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں جیسا کہ شیخؒ کی وحدانیت کو بیان کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے۔

کُنبڕ اے بوزکھ کُنہِ نو روزکھ　　　أمیٚ کُنرن کوتاہ دِیُت جلاو

عقل تہٕ فکر تور کوٚت سوزکھ　　　کُمیٚ مالہِ چھٕتھ ہیوٚک سُہ دٔریٚ یاو[5]

یعنی اگر تم اللہ کی وحدانیت پر غور کرو گے تو تمہارا وجود ہی معدوم ہو جائے گا۔ اس وحدانیت نے کیا کیا مظاہرے کیے عقل کی رسائی سے باہر ہے یعنی انسانی عقل اس کا ادراک نہیں کر سکتی۔ کسی نے اس وحدانیت کے دریا کو اپنے عقل و دانش سے پار نہ کیا۔

شیخ نور الدین ولیؒ ن اللہ کی کبریائی اور عظمت کو بیان کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں۔

صاحبہٕ ژٕےٚ بوٚڈ بلند کُنٛہہ نے　　　تگہِ ہٕمے کرٕ ہے ژٕےٚ اطاعات

ہٕتھ جنٛدٕ آدر منگہٕ ہے ترٛہنے　　　یوٚد سیٚود وُچھہم ژٕلے نہٕ زات[6]

یعنی میرے مولا! تیرے بغیر کوئی عظمت و کبریائی والا نہیں، مجھ بشر سے اگر ہو سکتا تو میں تیری عبادت ایسے بجا لاتا جیسا کہ تیری عبادت کا حق ہے۔ کاش میں سمجھ گیا ہوتا کہ یہ دنیا بالکل ہیچ ہے تو ہرگز اس کے ساتھ کوئی اُمید وابستہ نہیں رکھتا۔ پھٹے پرانے کپڑے پہن کر میں صرف آپ کو مانگتا، اگر آپ مجھ پہ نظر کرم کرتے تو میری نیا پار ہو جاتی۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عظمت کو سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں بہت ساری جگہوں پر اشارہ کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ ذٰ لِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ الۡبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ[7]۔ (یہ سب (انتظامات) اس وجہ سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے اور اس کے سوا جن جن کو لوگ پکارتے ہیں سب باطل ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بلندیوں والا اور بڑی شان والا ہے۔)

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورہ حدید میں یوں فرماتا ہے:۔ هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۞

(وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے، وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی، وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے[8]۔)

جس کا شیخؒ نے اس طرح نقشہ کھینچا ہے۔

سُے ہو اوس تے سُے ہو آسی   سُے سُے کرزہے ہا زوو

سُے ہو سأری اندیشہ کأسی   ہتا زوو پایس پتو[9]

یعنی، وہ تھا اور وہی تو ہوگا لہذا انسان کو چاہیے کہ صرف اللہ کی یاد کرے کیونکہ صرف اللہ کی ذات ہی تمام پریشانیوں کو دور کرتی ہے لہذا اے انسان خواب غفلت میں مت رہو بلکہ زندگی کا مقصد حاصل کرو۔

اور ایک جگہ شیخؒ فرماتے ہیں۔

اول تہ سُے أخِر تہ سُے   نِدبل وُستھ مَل کأسِو

گُلی گُنڈِتھ ئسی کُن سر خم أسو   د□و کُنِہ دوزخنہ نارِ لَسِو[10]

یعنی، کائنات کا خالق و مالک اور فرماں روا عدم سے لانہایت آخر تک وہی ایک اللہ ہے۔ شرک کی تمام آلودگیوں سے پاک ہونے کے لئے دریائے وحدت (ندبل) میں غوطہ زن ہو جاؤ۔ پھر دوزخ کی آگ سے (جس میں مشرک اور کافر جلائے جائیں گے) نجات پانے کے لئے اُسی ایک اللہ کے حضور میں ہمیشہ مکمل بندگی کے ساتھ دست بستہ سر خم ہو کر رہو[11]۔

اور ایک جگہ شیخؒ اللہ کی وحدانیت اور صمدیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لا إلہ إلا اللہ سَہی کوٚرُم   وحی کوٚرُم پنُن پان

وجوٚد تراٲوِتھ موجوٚد میولم   ہر موکھٕ وُچھم پنُن پان[12]

یعنی، لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں ہے۔ اللہ کی وحدانیت اور صمدیت کی ذات لاشریک پر ایمان لا کے تمام معبودان باطل سے منہ موڑ کر ہی میں اپنی زندگی سدھار سکا۔ کائنات کی تخلیق اور موجوات (یعنی موجود) پر غور وفکر سے ہی میں اس یکتا واجب الوجود کو جان سکا، پھر میں نے اسی عقیدہ توحید کی کسوٹی پر اپنے آپ کو بار بار پرکھا۔ (کہ میں شرک میں مبتلا تو نہیں ہوا)۔

مولانا انور شوپیانیؒ کی شاعری میں توحید نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس نے اللہ کی توحید کے بارے میں یوں فرمایا۔

ثنا سأری ئمس یس ناو اللہ   پرن گژھ حسبنا اللہ حسبنا اللہ

چھو سُے مولی چھو ئمسے ناو باری   چھو جأکم سے حکومت چھس ژوپأری

چھو سار□ن پانہ سُے کھیاوان تر چاوان   چھوسُے ماران سے چھے زند تھاوان [13]

یعنی، تمام حمد وثنا اس ذات کے لیے ہے جس کا نام مبارک اللہ ہے۔اے انسان ہر وقت حسبنا اللہ کہو کیونکہ وہی ہمارا مولا ہے اور وہی ہمارا پروردگار، وہی حاکم ہے، حکومت ہر جگہ اس کی ہے، وہی ہر ایک کو کھلاتا ہے،وہی ہر ایک کو پلاتا ہے ،وہی زندگی بخشنے والا ہے اور وہی موت دینے والا ہے۔

اور ایک جگہ مولانا انور صاحبؒ اللہ کی کبریائی اور عظمت کو بیان کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے۔

اللہ چھو پانے کبریا لا الہ الا اللہ	کر یاد وِ نٔے صبح و مسا لا إله إلا الله
اندر صفاتن دراو نوّن ظاہر و باطن دہ وُن	رہبر زبر خیر الوریٰ لا الہ الا اللہ[14]

یعنی، اللہ خود ہی کبریاء، وحدہ لاشریک ہے۔آپ صبح وشام لا الہ الا اللہ کا ذکر کرو، جس کی وجہ سے اللہ کی صفات ظاہر ہوجاتے ہیں۔ہمارا رہبر وہی ہے جو سب سے اعلی ہے، جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

جسکی تائید قران اور حدیث میں اسطرح کی گئی ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے۔ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ[15]۔ بے شک اللہ جاننے والا اخبردار ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔افْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلهُ إِلَّا الله [16]–سب سے بہتر ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

اور ایک جگہ مولانا انور شوپیانیؒ یوں فرماتے ہیں۔

کُنرس کرُس اقرار ہشیار لاگکھ نا	ہر سو گوٗمُت اظہار ہشیار لاگکھ نا
مشرک بنکھ ینہٖ زاہ شرک چُھو نارُک چاہ	اللہ چُھ تتھ بیزار ہشیار لاگکھ نا
غیرن مَہ کر زأری کا نٔہہ نوکران یأری	خاکس مَہ اَتھ دار ہشیار لاگکھ نا[17]

یعنی، اللہ کی وحدانیت کا اقرار کر اور ہوشیار بن، ہر جگہ اللہ کی وحدانیت کا اظہار ہوگیا ہے۔آپ ہوشیار بن کبھی بھی مشرک مت بننا، کیونکہ شرک کرنے کی وجہ سے انسان جہنم میں جائے گا اور اللہ بھی اس چیز سے ناراض ہے ۔آپ غیروں سے مت مانگ کیونکہ غیر اللہ آپ کی کوئی مدد نہیں کرنے والے۔آپ خاک سے بنی چیزوں سے مت مانگ کیونکہ وہ بھی آپ کی مدد نہیں کرنے والے، صرف اللہ سے مدد مانگ یہی جان کر کے آپ بیدار ہوجا۔

اور ایک جگہ مولانا انور صاحبؒ یوں فرماتے ہیں۔

اوس اول آسہٕ آخر باطن و ظاہر کُنے	حاکم قدر و قضا سُے ناظر و حأضر کُنے
محرم اسرار بیرون و درون دانائے راز	قادر مطلق ودود ومُنعم و ناصر کنُے
بحر و بر سنگ و شجر پر مالک و قادر کنُے	گوس خوش پادہٕ کرُن ارض و سما شمس و قمر[18]

یعنی، اول بھی وہی ہے آخر بھی وہی ہے، ظاہر بھی وہی ہے ،باطن بھی وہی اکیلا ہے، قدر و قضا کا حاکم وہی ہے، اسی کا علم ہر جگہ ہے۔وہی پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے اور وہی اندرونی وبیرونی رازوں کو جاننے والا ہے، وہی قادر مطلق ہے، وہی مددگار ہے، وہی نعمتیں عطا کرنے والا اکیلا رب ہے۔میں اس بات پر راضی ہوں کہ زمین واسمان، شمس وقمر، سمندر، پہاڑ، درخت اور ہر چیز اس کی ملکیت ہے اور ہر چیز پر وہ قادر ہے۔

شیخ نور الدین نورانیؒ اور مولانا محمد انور شوپیانیؒ کے کلام میں مدح رسول ﷺ، رسالت اور مدح خلفاء راشدین:

شیخ نور الدین نورانیؒ کی شاعری میں مدح رسول ﷺ اور رسالت کا موضوع خاص طور پر نمایاں ہے۔ ان کی شاعری میں حضور اکرم ﷺ کی شخصیت، سیرت، اور ان کے اخلاق و کردار کی بے پناہ تعریف کی گئی ہے۔ شیخ نور الدین ولیؒ کی شاعری کا ایک بڑا حصہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثناء میں لکھا گیا ہے، جس میں ان کی عظمت، فضائل، اور ان کی رسالت کی برکات کو بیان کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی بھی بہت تعریف کی ہے اور یوں فرماتے ہیں۔

محمدتہٕ ژور یار برحق گٕنز رُکھ — تِمن نشہ اندٕ نے سأری نیٚاے
مال و جان پان یود تمن پتھٕ بُنزرُکھ — سوٚے چھے تور کٕژ بٔڈ رہکٕاے
أنس اتھٕ وول پاے کِتھٕ سبز رکھ — یامتھ نہٕ وزِ رَکھ پیرسنزجائے[19]

یعنی، حضرت محمد ﷺ اور اُن سے تربیت یافتہ چاروں خلفائے راشدین (حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علیؓ) کو برحق جان لو۔ ان کے پاس تمہارے دین و دنیا کے سارے معاملات اور مسائل حل ہونگے۔ اپنا مال اور جان اُن ہی کی پیروی میں خرچ کرلو۔ یہ آخرت میں تمہارے لئے بہت بڑا سرمایہ (نجات) ثابت ہوگا۔ اندھا آگے چلنے کے لئے لاٹھی کا محتاج ہے۔ اسی طرح دین حق کو سمجھنے کے لئے تم بھی انکے محتاج ہو۔ تم اپنا پاؤں آگے نہیں بڑھا سکتے ہو جب تک کہ تم رسول برحق اور خلفائے راشدین کو اپنا رہنما نہ بناؤ گے۔

اور جگہ شیخ نور الدین نورانیؒ فرماتے ہیں۔

پاری پاری محمد صأب نِس شانس — یُس اُمتس ہیٚیہِ پانس سٕتی
اتھٕ کھوٚر تمی ہیٚیہِ گٔنڈی شیطانس — یٚیمی لٔے کٔر سیم قرآنس سٕتی[20]

یعنی، اللہ تعالیٰ نے ختم المرسلین حضرت محمد ﷺ کو قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت بنا کر، عظیم ترین مرتبہ عطا کیا۔ اُن کی اس رفعت شان پر قربان ہو جائیے۔ قیامت کے روز اللہ کے اذن سے وہ اپنی اُمت کو اپنی شفاعت سے نوازینگے۔ یاد رہے کہ جو سچا اور باایمان امتی قرآن پاک کو اپنا رہنما بناتا ہے، وہی شیطان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اُسے شکست دے سکتا ہے۔

اسی طرح اور جگہ شیخ نور الدین نورانیؒ فرماتے ہیں۔

پأری پأری لگی زِ تس پیغمبرس — یسٕندس دورس رحمت چھٚےجأری
کألی ییٚلہ ہکھ لگِہ روز محشرس — تسٕی کُن و وٕ میدوار آسن سأری[21]

یعنی، نثار ہو جائیے اُس خاتم المرسلین پیغمبر پر جس کے قیامت تک محیط دور نبوت و رسالت میں رحمت یعنی دین اسلام جاری و ساری ہے۔ (کیونکہ اُن کے بعد نہ کوئی نبی یا رسول آئے گا، نہ کوئی نیا دین)۔ قیامت کے روز جب لوگوں پر

اپنے کئے ہوئے اعمال کے کڑے محاسبے کی وجہ سے خوف و دہشت طاری ہوگا تو سب ہی نبی رحمت کی شفاعت کے امیدار ہونگے۔

سیدنا حضرت ابو بکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔ ان برگزیدہ اور پاک نفوس نے پیغام الہٰی اور دین حق کے احکام تمام عالم میں پہنچا کر پھیلائے تھے۔ لہٰذا ان چاروں کی پیروی میں زندگی گزارنے سے دنیا کی تمام پریشانیاں دور ہوسکتی ہیں اور آخرت میں فلاح پایا جائے گا پس خلفاء راشدین کی اتباع کرنا مسلمان پر واجب ہے۔ وہ عالم کے رہنما ہیں۔ مسلمان ان کی اتباع میں آسانی کے ساتھ منزل مقصود ہی تک پہنچ سکتا ہے اور زندگی کا مقصد حاصل کر سکتا ہے۔ مسلمان کو ان کی پیروی اور محبت کے بغیر کوئی چارہ نہیں جس طرح اندھے کیلئے لاٹھی کا ہونا ضروری ہے اسی طرح سچے مومن کیلئے خلفاء رسول کی اتباع کرنا بھی لازمی ہے ورنہ جسطرح اندھا لاٹھی کے بغیر چل کر مہالک میں پڑے اور فنا ہوجائے گا اسی طرح خلفاء راشدین کی مخالفت میں ہو کر دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہوسکتا ہے۔ وہ کوئی فلاح نہ پائے اور قیامت کے دن جہنم کا ایندھن بن جائے گا کیونکہ سیدھا راستہ وہی ہے جو رسول نے دکھائی ہے اور خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسے اپنا کر لوگوں کو اس پر چلنے کی تلقین کی ہے لہٰذا ان کا محبت اور ان کی پیروی لازمی ہے[22]۔

حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں فرمایا۔

حضرت صدیقس تی دُر دانس	یُس اول ہیوٚت صاحبن پانس سِیتی
عمر خطابس تی پہلوانس	یم جنگ کوٚر شیطانس سِیتی
حضرت عثمان ابن عفانس	یم کتھ کرہ فرقانس سیتی
حضرت شاہس شیر یزدانس	یم ژوٹ کھیہ مہمانس سیتی[23]

یعنی، سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر قربان ہوجائے جو حضور نے اپنے ہمراہ لیا تھا جس نے دین حق کو قبول کرنے میں سبقت کی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب جو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں، پر بھی فدا ہوجا۔ انہوں نے حق کی طاقت سے شیطان مردود کے ساتھ لڑا ہے۔ قربان ہوجا حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ پر جس نے قرآن مجید فرقان حمید کے ساتھ باتیں کی ہیں۔ اسی طرح تم فدا ہوجا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر جس کا لقب اسد اللہ ہے جو شاہ مردان اور شیر یزدان تھے۔ انہوں نے مہمان کے بغیر کبھی روٹی نہ کھائی ہے۔

حضرت شیخ نور الدین ولیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ ہم پر بے انتہا احسان کرنے والے ہیں۔ وہی شافع محشر ہیں اور قیامت کے روز اللہ کے اذن سے وہ اپنی اُمت کو اپنی شفاعت سے نوازینگے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ چاروں خلفاء کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان چاروں اصحاب رسول سے دل و جان سے محبت اور عقیدت رکھے۔ یہ چاروں خلفاء نبی اکرم ﷺ کے خاص محبوب تھے اور ان کی محبت کے بغیر ایک مسلمان حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ایک کامل مسلمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ دل کی گہرائیوں سے ان حضرات کے ساتھ محبت کرے، ان کی عزت و احترام کرے اور ان کی راہ میں اپنی جان تک قربان کرنے کے لیے تیار رہے۔

مولانا محمد انور شوپیانیؒ کی شاعری میں حضور اکرم ﷺ کی محبت اور عقیدت کے جذبات بھرپور انداز میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ اپنے کلام کے ذریعے لوگوں کو بھی آپ ﷺ کی محبت کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی شاعری میں رسول اللہ ﷺ کی ذات کو انسانیت کے لیے ہدایت اور دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بتایا گیا ہے، مولانا محمد انور شوپیانیؒ نے رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعریف کرتے ہوئے یوں اپنے اشعار میں لب کشائی فرمائی ہے۔

چھِہ حضرت مکس منزتہِ قوت تہ زور　　　چھ تُلمت مگر مشرِکو زور و شور
سپُن سوره یوسفُک یِلِ نزول　　　بقلبِ شریف جنابِ رسول
تمی وقتہ ظاہر سپُن بوڈ یہ راز　　　محمد نبی آسہِ شاہ حجاز
قرآن پاکُک چھُو اک معجزه　　　مسلمانہ لذت ژه تُل و چھ مَزَه[24]

یعنی، مکہ مکرمہ میں قران کا کچھ حصہ نازل ہوا اور مشرکین مکہ پیغمبر ﷺ پر بہت ظلم و جبر کرتے تھے، اسی دوران سورہ یوسف کا رسول اللہ ﷺ کے دل مبارک پر نزول ہوا۔ یہ راز اللہ کی طرف اسی وقت ظاہر ہوا اور محمد ﷺ حجاز یعنی پورے عرب کے بادشاہ بن گئے یہ قران مجید کا ایک انوکھا معجزہ ہے ارے مسلمان آپ اس سے اپنی دل کو لذت سے بھر دے اور ایمان کی قوت سے بھر دے۔

اسی طرح اور جگہ شیخ نور الدین نورانیؒ فرماتے ہیں۔

حأکم شَرع پانہِ تہاوِن تِم　　　وَحد تک شیره پانه چاوِن تِم
خاتم انبیاء چھِ با انوار　　　مُومنن ہندی تمے چھِ مذہبدار[25]

یعنی، اللہ کی نازل کردہ شریعت کی تبیین کرنے والا رسول اکرم ﷺ ہیں۔ اللہ کی وحدانیت کا جام بھی رسول اللہ ﷺ ہی پلا رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء جو اللہ کا نور لے کر آئے ہیں مومنوں کے لیے وہی مذہبدار ہے یعنی جس کی پیروی کی جائے۔

اسی طرح اور جگہ شیخ نور الدین نورانیؒ فرماتے ہیں۔

أسی ونہِ ناوٕ وتس سالارس　　　حضرت نبیس سردارس
درودہ بوی نس شب بیدارس　　　حضرت نبیس سردارس
صدیق اکبرس تس یار غارس　　　حضرت عمرس ہشیارس
عثمان غنیس نیکو کارس　　　حضرت نبیس سردارس
حضرت علیس دلدل سوارس　　　لگہوس نوره کس انوارس[26]

یعنی، رسول اکرم ﷺ کا نام بہت ہی خوبصورت ہے جو ہمارا سردار ہے جو ہمارا نبی ہے ان پہ ہم درود بھیجتے ہیں جو راتوں کو تہجد کی نمازیں ادا کرتے ہوئے اللہ کی رضامندی حاصل کرتے ہیں جو ہمارا سردار ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلامتی کی بارش جس نے رسول اللہ ﷺ کو غار حرا میں ساتھ دیا جس کو یار غار کا لقب پڑ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلامتی کی بارش ہو جو بہت ہی ہوشیار تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر سلامتی کی بارش ہو جو غنی کے لقب سے مانے جاتے تھے

انہوں نے اسلام کی اتنی مدد کی کہ اللہ نے اسے قبول فرمایا۔ سلامتی کی بارش ہو نبی سردار ﷺ پر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جو دلدل سوار تھا جو حیدر کرار تھا ہم اس کے اس نورانی جسم پر قربان ہو جائیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اسی طرح اور جگہ شیخ نورالدین نورانیؒ فرماتے ہیں۔

محمد مصطفی سردار عالم　　　چھہ افضل بہتر اولاد آدم
سو سرور سُوز رب العالمین　　　کرُن مذہب مقرر مومنین
پُے تعلیم تس جبریل تھاوُن　　　ہمہ احکام ایمان بوزنا وُن
مقرب سوی بہ درگاہ الہی　　　کرن اہل یقینن خیر خواہی[27]

یعنی، حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالی نے عالم کا سردار بنایا۔ ادم کے اولاد میں سے سب سے بہترین اور افضل بنایا۔ رب العالمین نے اس کو پیغمبر بنا کے مومنوں کے لیے مذہب دار بنا کر بھیج دیا جس کی تعلیم کے لیے اللہ رب العزت نے جبرائیل علیہ السلام کو رکھا جس نے انہیں احکام ایمان سنا دیے۔ وہ اللہ کا مقرب بندہ ہے یہ تقرب اللہ کی طرف سے اس کے لیے یقینا خیر خواہی ہے ۔

شیخ نورالدین ولیؒ اور مولانا انورؒ اور اسلام کے بنیادی ارکان:

حضرت شیخ نور الدین ولیؒ نے اپنی شاعری میں اسلام کے بنیادی ارکان، یعنی نماز، روزہ، زکوۃ، اور حج کے بارے میں نہایت خوبصورتی انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

نماز: نماز کے حوالے سے، انہوں نے اسے بندے اور اللہ کے درمیان ایک براہ راست رابطہ قرار دیا، جو انسان کو روحانی پاکیزگی اور اللہ کے قریب لانے کا ذریعہ ہے۔ ان کی شاعری میں نماز کو دل کی طہارت اور روح کی تسکین کا ذریعہ بتایا گیا ہے، جو بندے کو اللہ کی محبت میں سرشار رکھتا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

وقتچ نماز چھے تختس رندو　　　وقتچ نماز چھے پز زندگی
بے وقتچ نماز چھے مذاق نہ خندو　　　بے وقیچ نماز چھے شرمندگی[28]

یعنی، وقت پر نماز پڑھنا اس طرح بارونق اور دلفریب ہے جس طرح تختہ رندہ دینے کے بعد خوشنما ہوتا ہے وقت پر نماز کا پڑھنا ہی حقیقی عبادت ہے۔ غیر وقت پر نماز پڑھنا بندگی نہیں بلکہ مذاق ہے اور خجالت۔ جان لو کہ غیر وقت پر نماز پڑھنا شرمندگی کے سوا کچھ نہیں یعنی ایسی نماز فضول اور غیر مفید ہے ہے۔

فجر کی نماز کے بارے میں حضرت شیخ فرماتے ہیں۔

فجر یُود گزارکھ شوب کژ آسی　　　فجرہ سیتی لسی پان
کلمۂ تمجید یُد وُندس اسی　　　تم سیت اند توے ہیئی شیطان[29]

یعنی، اگر تم فجر کی نماز اپنے وقت پر ادا کروگے تو یقیناً تم کافی رونق پاؤگے۔ فجر کی نماز وقت پر پڑھنے سے تمہارا صحت درست رہے اور تم ایک گونہ مسرت پاؤگے۔ اس کے ساتھ جب تم کلمہ تمجید کا ورد بھی کروگے تو اس کی برکت سے شیطان مردود تم سے دور بھاگے گا۔

ظہر کی نماز کے بارے میں حضرت شیخ فرماتے ہیں۔

ژہ ماز مالہ نماز پیشینس	شینہ کھوتہ آسکھ پرونو
مسلمانہ راچھ کر ژہ نگینس	دریچہ تلنے ژیہ جنتس کنو
رحمت محمد صابنس دینی	مرن وتہ تھوون کلما نونو[30]

یعنی، ظہر کی نماز کو پوری توجہ اور رغبت کے ساتھ ادا کرو۔ ایسا کرنے سے تمہارا دل اور روح برف سے زیادہ پاکیزہ ہوجائے گی۔ اے مسلمان، عقیق کی انگوٹھی (یعنی ظہر کی نماز) کو حفاظت سے پہنو، یہ تمہارے لیے جنت کے دروازے کھولنے کا سبب بنے گی۔ اللہ کی رحمت ہو حضرت محمد ﷺ کے دین پر، جس نے ہمیں کلمہ طیبہ عطا کیا ہے، جو ہماری زندگی کی رہنمائی کے لیے کافی ہے۔

عصر کی نماز کے بارے میں حضرت شیخ فرماتے ہیں۔

خاص چھے نماز عصر کردگارس	تتہ گژھ کارس ییی درکار
کارُن یوّد کرکھ یتھ سمساری	لاس گرنز لگی اکھ ہار
ژھل یوّد بدلہ کرکھ نفس خونخوارس	نارس سیدی تتہ گلزار[31]

یعنی، عصر کی نماز کو اللہ تعالیٰ نے "نماز وسطیٰ" یعنی درمیانی نماز کہا ہے اور اس کی حفاظت کا حکم دیا ہے، یعنی اسے بروقت ادا کرنا ضروری ہے۔ یہ نماز اللہ کے نزدیک بہت اہم ہے اور قبر کی تاریکی اور قیامت کی ہولناکی میں نماز پڑھنے والے کے لیے مددگار ثابت ہوگی۔ تمہیں چاہیے کہ نیک اعمال آداب بندگی کے ساتھ انجام دیتے رہو، اس سے تمہارا آخرت کا بوجھ ہلکا ہوگا۔ اور اگر تم اپنے نفس کو قابو میں رکھوگے تو آخرت میں جہنم کی آگ تمہارے لیے باغ و بہار بن جائے گی۔

مغرب کی نماز کے بارے میں شیخ فرماتے ہیں۔

شامچ نمازہ شمع زن زوتک	لوتک پاپہٕ تہ پوری نہ نار
نورچ خبر بوزِ بوزِ شوتک	آسکھے پیادہ تہ سپدک سوار
کرٚیہ ہندہ گوبرہ عرشس واتک	صحبت تھوی پانہ جبار[32]

یعنی، مغرب کی نماز پڑھنے سے تمہارا وجود چراغ کی طرح روشن ہوگا۔ تمہارے گناہ جھڑ جائیں گے اور تم ہلکا ہو جاؤ گے۔ پھر جہنم کی آگ تمہارا ایک بال بھی جلا نہ کر سکے گا۔ نور اور نار کی خبریں سن سن کر تم بے حال ہوجاؤگے۔ اگر تم پیدل ہو گا تو فورا سوار ہو جاؤ گے۔ پھر عبادت کے زور سے عرش کے نزدیک جا پہنچو گے اور قرب الٰہی سے سرفراز ہوجاؤگے۔

عشاء کی نماز کے بارے میں شیخؒ فرماتے ہیں۔

خفتن سو چھینہ لوکن خبر　　نتہ خفتن پکھن پالت دوہے
مو کا نچھ کورہ تہ گبر　　کال قبرہ ژھن نے والت کتھ[33]

یعنی، عشاء کی نماز کیا ہے وہ لوگوں کو پتہ نہیں۔ اگر ان کو عشاء کی نماز کا پتہ چلتا کہ کتنی عظیم اور بابرکت ہے تو وہ اسے پڑھے بغیر نہیں رہتے۔ تم اولاد اور مال کے پیچھے غافل نہ بن عنقریب تم کو قبر میں ڈال کر سلادیں گے۔

مولانا انور شوپیانی کی شاعری میں نماز کی اہمیت کو کچھ اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے۔ ان کی شاعری میں نماز کے ذکر کا مقصد سامعین کو نماز کی اہمیت سے روشناس کرانا اور انہیں اس کی باقاعدگی کی ترغیب دینا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی میں اس عبادت کو اہمیت دیں اور اس کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کریں۔

مولاناؒ نماز کے بارے میں یوں فرماتے ہیں۔

یم کوٚر نمازہ قومہ رکوع ، سجدہ ناتمام　　بس سُے نمازہ ژورسپُن پور لا علاج[34]

یعنی، جس نے نماز میں قومہ، رکوع اور سجدہ برابر نہیں کیے اس کو نماز کا چور کہا جائے گا یعنی اس نے نماز میں چوری کی جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑی چوری نماز کی چوری ہے یعنی نماز میں قومہ رکوع اور سجدہ اطمینان سے نہیں کرنا نماز کی چوری سمجھی جائے گی، لہذا جس نے نماز میں یہ ارکان پوری نہیں کیے اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی اور اس کی نماز پوری نہیں ہے۔

مولانا انور صاحبؒ ایک جگہ فرماتے ہیں:

کلامہ ختم گوو پس آو ارشاد　　نمازن منٛز میٛہ لُکھ آسن کران یاد
سپن پانژاہ نمازہ حکم ظاہر　　سُے اللہ زانہ اتھ مٛنز أسی کم سر[35]

یعنی، اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو معراج کرایا اور اس میں ایک کلام کو ختم کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض ہے اس کا راز صرف اللہ ہی جانتا تھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے نمازوں میں تخفیف کی دعا مانگی۔

پھر مولانا انور شوپیانی رحمتہ اللہ علیہ دوسری جگہ تخفیف شدہ نمازوں کا اس طرح تذکرہ کرتا ہے کہ پچاس نمازوں کے بجائے اس امت مسلمہ پر صرف پانچ ہی نمازیں فرض ہوئی ہیں اور یوں فرماتے ہیں۔

گیگھ کم پانژہ تاجہ پانژ بس پت　　کو رٚکھ لازم خدا وندن برحمت
سپن آلو یہ از درگاہِ باری　　میہٕ بندن پیٹھ پتو کوٚر فرض جاری
سپن یعنی زدرگاہ حکم اجراء　　پرن یس پانژ تس پانژاہ چھیٚہ مجرا[36]

یعنی، رسول اللہ ﷺ نے امت کی نمازوں میں تخفیف کے لیے اللہ تعالی سے مانگا تو اللہ تعالی نے پچاس نمازوں کے بجائے پانچ ہی فرض کیے ہیں جن کو اللہ تعالی نے اپنے رحمت سے اپنی بندوں پر لازم قرار دیا ہے تو اللہ کی بارگاہ سے ندا اگئی کہ میں اپنے بندوں پر یہ پانچ نمازیں فرض کرتا ہوں یہ حکم اجرا ہوا ہے کہ جس نے پانچ نمازوں کو ادا کیا اس کو پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا یعنی ایک نماز کو اس کے دس گنا نماز کا اجر ملے گا۔

اس کے بعد پھر سے نبی کریم ﷺ اللہ تعالی سے ہم کلام ہوئے اور پانچ نمازوں کو بھی کم کرنے کی دعا مانگی۔ جس کا نقشہ مولانا انور شوپیانی اس طرح کھینچتے ہیں۔

کلیم اللہ دین واپس گژھو حض   کمی پانژن نمازن منز یژھو حض
کرن بیہ عرض گوژہ پانژن گژھن کم   قسم ہاوتھ ونن برونٹھم خبر چھم
مہ اسرائیلین ہنز حض خبر چھم   تمی کن چھس ونن اتھ گوڑھ کژھن کم[37]

یعنی، حضرت موسی علیہ السلام سے مشورہ کر کے اللہ کے رسول ﷺ اللہ کے دربار میں واپس اگئے اور پانچ نمازوں میں بھی کمی کا مطالبہ کیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے قسم کھا کے فرمایا کہ مجھے اس سے پہلے والی امتوں کی خبر ہے جیسا کہ میں نے بنو اسرائیل کا حال دیکھا ہے اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی امت کے لیے نمازوں میں کمی مانگتا ہوں۔

اسی طرح محمد انور شوپیانی رحمۃ اللہ علیہ پانچ نمازوں کے اوقات کے بارے میں یوں فرماتے ہیں۔

ڈلن یلہ شمس نصفہ نِش ہِوائی   چُھ اول وقت سُوی ظہرک ہِوانی
گژھن ییلہ سایہ ہر چیزک برابر   تمن چیزن ہِمن ہند سایہ اظہر
تگی بوزن تہ گوو انسان یُتھ زیوٹھ   تتہوی ییلہ ژھلیہ ہول َمند پتھر بیوٹھ
سہ ظہرک وقت آخر ختم گوو تام   چھ اول وقت عصرک اَتھ دَپن نام
برابر گے زِہ سایہ پور یامت   سُہ عصرک وقت آخر ناؤ پیوتت
چھ زردی آفتابس یام فیران   نماز عصر ہتھ رخصت چھ نیران
نماز عصر یُس عمدا چھُہ تراوان   چُھ پانس جائے وأِلس منز بنادان
یہ خاور لوس یامت رُودن نوّن   نماز مغربن تشریف سُوی اُوْن
شفق یُس سُرخ یوتامَت سُہ روزن   نماز شام توتامت چھہُ تَہو کَن
شفق یُس بیا کھ چُھوی سوی دَراو یا مت   ژِ□تس تہوٗ وقت خفتن آو تامت
تریم حصہ رات گژھنس تام اظہر   کرُن تاخیر خفتن آؤ بہتر!
ادا تا نصف شب خفتن گژھأنی   احادیثِ شریفن منز ننانی
فوّلن بیوت یام صبحن وقت اول   چھے فجرک سوی لبکھ یُتھ اجر تھوڈ کل
ز مشرق آفتابن ہیُوت کھسن یام   سہ وقت أخرُک آسن سرانجام[38]

یعنی، جب سورج نصف دن(یعنی دوپہر کے وقت) میں ڈل جائے اس وقت سے لے کر ظہر کا اول وقت شروع ہوتا ہے۔جب کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے یعنی ان چیزوں کا سایہ ان کے برابر ظاہر ہو جائے، انسان کو اس وقت پتہ چلے گا کہ جب وہ بیٹھ کر اپنا سایہ دیکھے گا تو اس وقت ظہر کا آخری وقت ہوتا ہے یعنی ظہر کا وقت ختم ہوتا ہے اور عصر کا پہلا وقت شروع ہوتا ہے۔جب کسی کا سایہ اس کے دگنا برابر ہو جائے تو اس وقت تک عصر نماز کا آخر وقت کہلایا جاتا ہے اور یہاں تک کہ آفتاب غروب ہونے لگتا ہے عصر نماز کی پڑھنے میں تب تک رخصت ہے۔اگر کسی نے نماز عصر عمداً ترک کی اس کے سارے اعمال ضائع ہوتے ہیں اور وہ جہنم میں اپنا گھر بناتا ہے۔جو ہی سورج مغرب کی طرف ڈوب جاتا ہے مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے۔جب شفق میں سرخی آتی ہے تب تک ہم مغرب کی نماز ادا کر سکتے ہیں۔جب شفق ختم ہو جائے تو عشاء کی نماز شروع ہو جاتی ہے یہاں سے رات کا تیسرے پہر شروع ہو جاتا ہے یعنی اور عشاء کی نماز کو تاخیر کے ساتھ ادا کرنا بہتر ہے۔عشاء نماز کو ہم ادھی رات تک ادا کر سکتے ہیں، جو احادیث شریف سے ثابت ہے۔جب طلوع صبح شروع ہو جائے تو یہ فجر کا پہلا وقت کہلایا جاتا ہے جس میں فجر ادا کی جائے تو ثواب زیادہ ہے اور یہ نماز سورج کو مشرق سے طلوع ہونے تک ادا کی جاتی ہے اور طلوع ہونے کے بعد نماز فجر نہیں پڑھ سکتے ہیں۔

مولانا انور شوپیانیؒ نے نماز کی تاکیدی سے ادا کرنے اور بے نمازی کو وعید سناتے ہوئے یوں فرمایا ہے۔

مےٚ کر غفلت ہِسہ دنیا چھ فانی　　بدن فانی چھ فانی زندہ گانی

خدا گژھ یَاد پاون تِی چھ مطلب　　کڈر واراہ چھ آسان غفلتک تب

زن و مردن چھ برگردن یہ ارشاد　　نمازن منز خداوندس کرنی یاد

مسلمان بے نمازس شوبہ کرناؤ　　قرانس منز تمس مشرک لقب آؤ

جھہ حکمِ کُفر بر سربے نمازس　　دون چھنہ سجدہ حضرت بے نیازس

چُھو کرمُت پیدہ یم تس روٹھمت زن　　سیاہ رومندہ چُھو مت بیٹھمت زن

چھ یم اہل سنن اے پاکبازہ　　پرن کر بے نمازِس تم جنازہ[39]

یعنی، اے بنی نوع انسان آپ غفلت مت کرو، یہ دنیا فانی ہے، بدن بھی ختم ہونے والا ہے اور زندگی بھی ختم ہونے والی ہے۔اللہ کو یاد کیا کرو، جس مطلب کے لیے اللہ نے آپ کو پیدا کیا ہے۔ورنہ غفلت آپ کو ختم کر دے گی۔اللہ تعالی نے مردوں اور عورتوں کو یہ اشارہ کیا ہے کہ وہ نمازوں کے اندر اللہ تعالی کو فریاد کریں اور اللہ تعالی ہی سے فضل مانگیں۔جس نے نماز کو ترک کیا ہے، اس کو قران نے مشرک لقب دیا ہے اور اسی طرح ترک نماز کفر ہے۔جس نے اللہ تعالی کے سوا کسی اور کو سجدہ کیا جو سجدہ کے مستحق نہ ہو۔جو اللہ بے نیاز ہے، جس نے آپ کو پیدا کیا ہے، آپ اس کی عبادت (یعنی نماز ادا) کیوں نہیں کرتے آپ کیوں روٹھے ہوئے ہو اس کریم رب سے۔کیوں آپ نمازوں سے منہ مکر رہے ہو۔جب آپ نماز ادا نہیں کرتے ہو تو آپ کے دل پہ سیاہ داغ لگ جاتا ہے۔جس کی وجہ سے اہل یقین و سنت اور پاک باز لوگ بے نمازی کا جنازہ نہیں پڑھیں گے۔

روزہ:

روزہ کے متعلق، حضرت نور الدین نورانیؒ نے اس عبادت کو نفس کی تربیت اور صبر و شکر کی بہترین مثال قرار دیا ہے۔ ان کی شاعری میں روزے کو نہ صرف بھوک اور پیاس سے بچنے کا نام دیا گیا ہے، بلکہ اسے خواہشات اور نفسانی خواہشات پر قابو پانے کا ایک اہم ذریعہ بتایا گیا ہے۔

حضرت شیخ نور الدین ولیؒ اپنے بے مثال وعظ میں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کو خوش دلی اور شوق سے ادا کرنا چاہیے۔ ان فرائض میں سب سے اہم پانچ وقت کی نمازیں اور رمضان کے روزے ہیں، جو کہ ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے لازم ہیں۔ یہ وہ نیک اعمال ہیں جو آخرت کے لیے مسلمانوں کا اصل سرمایہ ہیں اور موت کے بعد ان کے ساتھ ہوں گے، اور انہیں جہنم کے سخت عذاب سے بچائیں گے۔ اور فرمایا۔

ک□تھٕ نہٕ سِوٕ کرٛیاٛیم صیامس   وُچھتہٕ خامس مے پَتھ ژوٛلو

بانگ بوزم صبحس تہ شامس   سوٕے بوٗزتھ پوٚکس ہوٚ لو[40]

یعنی، شیخ نور الدین نورانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے اشعار میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ رمضان کا مقدس مہینہ، جس میں اللہ کی رحمت، گناہوں کی مغفرت، اور جہنم کی آگ سے نجات کی بشارت ہے، میں نے ضائع کر دیا۔ میں نے اس بابرکت مہینے میں عبادت، قرآن کی تلاوت، اور شب بیداری کا اہتمام نہیں کیا، جس کی وجہ سے میری ناپختگی اور غفلت کے سبب یہ قیمتی وقت میرے ہاتھ سے نکل گیا۔ ہر دن اور شام کو اذان کی آواز سن کر بھی میں نے اسے نظر انداز کیا اور اپنی گمراہی پر قائم رہا۔ اب جب کہ رمضان کا یہ بابرکت مہینہ گزر چکا ہے، میں اس کی قدر نہ کرنے پر سخت پچھتا رہا ہوں۔

مولانا انور شوپیانی نے روزہ رکھنے پر تاکیدی زور دیا ہے اور اس کے بعض احکام کو انہوں نے اپنی شاعری میں بیان کیا ہے۔ حضرت انور صاحبؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو ان فرائض کی ادائیگی پر خوش ہونا چاہیے، کیونکہ یہی ان کے آخری دوست ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قرآن پاک کی آیات کو غور سے سنیں، ان کے معنی اور مفہوم کو سمجھیں، احکام سیکھیں، اور ان پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ اس طرح انہیں خود بخود سمجھ میں آجائے گا کہ نماز اور روزہ ہی ان کی اصل دولت ہیں، کیونکہ یہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں گے اور قیامت کے دن نجات کا سبب بنیں گے جس کا وہ نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں.

زکواتچ ذکر اول گژھ ل□کھن پور   کتابن منز تتھے کن باب مسطور

ولے ظاہر صیامک عام آسن   مقدم دوٛپ توے گژھ تام آسن

صیامک ر□تھ چھ اکھ واجب زداور   ہُدا اظہر خدا پژھنے اَدا کر

تہ گود ییلہ کنترہم شعبان آسن   ژندٕر پنہنیو اِچھو وُچھی کأنسہ أکی زٕن

چھ لازم سارنی بس صوم تھاؤن   پٕنُن زُو رحمتس لائق بناؤن[41]

یعنی، اللہ تعالی نے پہلے زکوۃ کا ذکر کیا ہے جس کو بہت سارے کتابوں میں لکھا گیا ہے اسی طرح ماہ صیام کا بھی ذکر عام ہے جس کو مقدم فرائض میں سے مانا جاتا ہے۔ ماہ صیام کا مہینہ ہر ایک مسلمان پر واجب ہے جو اللہ تعالی نے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جب ماہ شعبان کا انتیسواں دن ہو تو اپنی انکھوں سے ہلال کو دیکھنے نکلو۔ ماہ صیام کا روزہ رکھنا ہر ایک پر لازم اور فرض ہے جس کی وجہ سے آپ اللہ کی رحمتوں کا مستحق بن سکتا ہے۔

مولانا انور شوپیانیؒ نے روزہ خور کو تنبیہ کرتے ہوئے یوں فرمایا ہے۔

کھوان عمداً چوان عمداً چُھ یامتھ فٹن چھس روزہ تھوو سہ یاد تا مَتھ

فٹن بیلہ روزہ دارس روزہ عمدا فٹن چھس روزہ در ہر حال شرعاً[42]

یعنی، جو روزے کی حالت میں عمدا کھاتا ہو اور عمدا پیتا ہو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور وہ گنہگار ہو جاتا ہے جس نے صیام میں عمدا روزہ توڑ دیا اس کا ہر حال اور شرعا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور وہ گنہگار ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ اور حج

حضرت شیخ نور الدین ولیؒ نے اسے معاشرتی مساوات اور باہمی تعاون کا مظہر قرار دیا ہے۔ ان کے مطابق، زکوٰۃ مال کی پاکیزگی اور دل کی سخاوت کی نشانی ہے، جو غرباء کی مدد اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کے لئے دی جاتی ہے۔

اسی طرح حضرت شیخ نور الدین ولیؒ نے حج ایک عظیم روحانی سفر اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ ان کی شاعری میں حج کو انسان کی مکمل روحانی تجدید اور اللہ کے گھر کی زیارت کے ذریعہ دل کی صفائی کا بہترین موقع بتایا گیا ہے۔ اور یوں فرمایا:

دینہٕ ک□ن کارن دوٕہ د□ن بر تو کُلی مہ کُنزِ علی مُک گنج مژراو

نماز، روزہ، حج، زکات سر تو یُس کرِ گونگل سے کر کراو[43]

حضرت شیخؒ ان چند اشعار میں دین اسلام کے چار ستونوں کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں۔ دنیا و آخرت میں سرخروئی کے ساتھ کامیابی چاہتے ہو تو دین حق کو قائم کرنے کے کاموں میں اپنا دن اور رات یعنی سارا وقت لگا دے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ضروری ہے کہ کلمہ شہادت پر تیرا ایمان مکمل ہو۔ یہ کلمہ وہ چابی ہے جس سے تم دین و دنیا کے علوم کے خزانوں کو کھول سکتے ہو۔ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج جیسی اہم اور بنیادی عبادات، غور و فکر کے ساتھ انجام دیتے رہ۔ یاد رکھا جو محنت اور جد وجہد کرے گا وہی کامیاب ہوگا۔ جو کھیتی محنت سے کرے گا وہی پھل پائے گا۔

مولانا انور شوپیانی نے زکوۃ کو ادا کرنے میں تاکیدی زور دیا ہے اور اس کے بعض احکام کو انہوں نے اپنی شاعری میں بیان کیا ہے۔ مولانا محمد انور شوپیانیؒ نے اسلام کے چوتھے رکن یعنی زکوۃ کے بارے میں اور زکوۃ کی فرضیت کے بارے میں یوں بیان فرمایا ہے۔

چھ حق اللہ دیٚون فرمانِ اسلام یہ گوٚو اکھ رکن از ارکان اسلام

چھو یس حُر عاقل و بالغ مسلمان نصابس ییٚلہ سپُد مالک سُہ تھوِ دیان

نصاباہ آسیہ فارغ قرضہ نشہ دور — سُہ بڈہ وُن آسہ بیہ تت گو وری پُور
زکوا تک دیون تمس پٹ فرض گووتام — ادا کرئ تن زکواتس تِی چھ اسلام
نصاب فرض گود مالک سُہ مقدار — زکوا تک دیون مقرر یتھ چُھ کی ژار
زکواتس منز چُھ اکھ دریای رحمت — فقیرس مالدارس کِیوتھ سُہ نعمت
ہہ خرچُن خوش لگان پَرور دگارس — کران بیہ پاک مالس مالدارس
حفاظت چھس کران مالس بڑھاون — ز آفات و بلا بیہ تس بچاون[44]

یعنی، اللہ تعالی حق فرماتا ہے کہ اسلام کا ایک رکن زکوۃ بھی ہے جو ہر آزاد بالغ اور عاقل مسلمان پر فرض ہے جب وہ نصاب کو پہنچے۔ صاحب نصاب قرض سے خالی ہو اور اس کے مال کو ایک سال گزرا ہو، اس پر زکوۃ دینا فرض ہو جاتی ہے۔ جس نے زکوۃ کو ادا کیا ہے، اس نے اسلام کو اپنایا ہے۔ جس نصاب پر زکوۃ فرض ہو جائے اس کا مقرر حصہ زکوۃ کے طور ادا کیا جائے، کیونکہ زکوۃ میں ایک رحمت کا سمندر چھپا ہوا ہے جو فقیروں کو دیا جائے اور یہ دونوں مالدار اور فقیر کے لیے اللہ کی طرف سے نعمت خاص ہے۔ زکوۃ دینا اللہ تعالی کو بہت پسند ہے کیونکہ زکوۃ دینے سے آپ کا مال پاک ہو جاتا ہے اور آپ کے مال کی حفاظت ہو جاتی ہے، زکات کی ادائیگی مال میں اضافت کرتی ہے اور مال کو افات اور بلا سے بچا دیتی ہے یہ اللہ کی نعمت ہے۔

مولانا محمد انور شوپیانیؒ نے حج یعنی اسلام کے پانچویں رکن کی فرضیت کے بارے میں یوں اپنے اشعار میں فرماتا ہے۔

چھ حجُک امر پونژوم رکن اسلام — خدار چھنس قیامتہ کس دوہس تام
خدا اتھ رکن پاکس پوشنأون — پننِی اتھ پیٹھ حفاظت پور تھأوِن
شرط اتھ زادِ رہ اکھ بیہ سواری — یہ یس تس حج کرن اِرشاد باری
سواری خرچ راہ یس مومنس اوس — سُہ کرہ ناحج ژہ ون پانے یہ کیاہ گوس
سہ گژھنا حاضر دربارِ عالی — خبر چھسنا ز قہر ذوالجلالی
مسلمان آسیہ یس بالغ تہ عاقل — چُھ بیہ آزاد زادِرَہ تہ حاصِل
چھ فعلِ حج تمِس پٹھ فرض اسلام — غنیمت چھس کرن جل جل سر انجام[45]

یعنی، حج دین اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ اللہ تعالی اس کی روز قیامت تک حفاظت فرمائے خدا تعالی اس رکن کی اپنے حفاظت میں رکھے۔ حج کرنے والے کے لیے شرائط یہ ہے کہ اس کے پاس زاد راہ ہو اور سواری ہو جس کا اشارہ اللہ تعالی نے خود کیا ہے۔ جس مومن کے پاس سواری اور زاد راہ ہو اس کو چاہیے کہ وہ حج کے لیے چلا جائے اور دربار عالی میں اپنے آپ کو پیش کرے اور اللہ ذوالجلال والاکرام کہ قہر سے بچ جائے اگر وہ حج نہ کرے۔ حج کے لیے مسلمان ہونا، بالغ ہونا، عاقل ہونا، آزاد ہونا، زادرہ ہونا اور سواری ہونا لازمی ہے اور جس پر حج فرض ہوا ہے، وہ اس امر کو غنیمت جان کر جلد جلد سر انجام دے کیونکہ یہ غنیمت اللہ کی طرف سے مسلمانوں کے لیے ایک بہت ہی عمدہ نعمت ہے۔

خاتمہ:

شیخ نور الدین نورانیؒ اور مولانا محمد انور شوپیانیؒ کشمیر کے دو ایسے جلیل القدر شعراء ہیں جنہوں نے کشمیری عوام کو اپنی پر اثر شاعری کے ذریعے اسلامی شریعت سے مالا مال کیا ہے۔ اور کفر و شرک کے ظلمات سے نکال کر توحید اور اسلام کے نور سے منور کر دیا۔ اس بحث میں ان دونوں عظیم المرتبت شعراء کے افکار اور موضوعاتی ہم خیالی پر روشنی ڈالی جا چکی ہے جس کے نتیجے میں چند نقاط سامنے آئے ہیں:

1) دونوں شعراء نے کشمیری ادب میں اسلامی شریعت کے الفاظ کو متعارف کرایا ہے۔
2) شیخ نور الدین نورانیؒ کی شاعری میں اختصار کے ساتھ عوام الناس کو پر اثر طریقے سے وعظ ونصیحت کی گئی ہے۔ لیکن انور صاحبؒ کی شاعری میں اللہ تعالی کی احکامات کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔
3) شیخ نورالدین نورانیؒ کے کلام میں سنسکرت کے الفاظ کا استعمال ملتا ہے۔ اس کے برعکس، مولانا محمد انورؒ شوپیانی کی شاعری عربی اور فارسی الفاظ کا غلبہ پایا جاتا ہے۔
4) دونوں نے توحید یعنی اللہ کی وحدانیت، رسالت، خلفائے راشدین، نماز، زکوۃ، روزہ، حج، سنت ، علم، نفس، اخلاقیات، زہد ،روحانیت وغیرہ وغیرہ جیسے موضوعات پر شاعری کی ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں نے اسلام کی تبلیغ اور ترویج میں اہم کردار ادا کیا ہے۔
5) دونوں کی شاعری میں مشترکہ نظریات اور موضوعات نمایاں طور پر موجود ہیں۔
6) یہ مطالعہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ دونوں شعراء نے اپنے مخصوص انداز میں اسلامی تعلیمات کو کشمیری عوام تک پہنچایا، جس سے ان کی شاعری کشمیری ادب کا ایک لازوال حصہ بن گئی۔
7) مجموعی طور پر، حضرت شیخ نور الدین ولیؒ اور مولانا انور صاحبؒ نے اپنی شاعری کے ذریعے عبادات کی اہمیت اور ان کے روحانی فوائد کو نہایت خوبصورتی سے بیان کیا ہے، تاکہ مسلمان ان فرائض کو سمجھ کر اپنی زندگی میں عمل پیرا ہو سکیں۔

کتابیات:

القرآن

الحدیث، جامع ترندی

سماعیل ابراہیم، منتخب کلام انور، الحیات پرنٹوگرافرس، سرینگر، 2023ء

آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر، 2008ء

آفاقی، اسد اللہ، تعلیمات شیخ العالمؒ، میکاف پرنٹرس دہلی-6، 1998ء حصہ اول

شوپیانی محمد انور، سلام انور مع کلام انور، غرباء اہلحدیث، زالڈ گر، سرینگر، 2006ء

شوپیانی محمد انور، گلدستہ انوری، غرباء اہلحدیث، زالڈ گر، سرینگر، 1999ء

شوپیانی محمد انور، نصیحۃ نسوان، غرباء اہلحدیث، زالڈ گر، سرینگر، 2011ء

شوپیانی، محمد انور، دیوان انور شوپیانی، بار پنجم، مکتبہ سلفیہ زالڈ اگر سرینگر، 2011ء

شوپیانی، محمد انور، بشارۃ المومنین، بار ششم، مکتبہ سلفیہ زالڈگر سری نگر کشمیر،2002ء،

شوپیانی، محمد انور، تعلیمِ سنت، بار دہم، حصہ اول، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سری نگر، مئی 2015ء

شوپیانی، محمد انور، تعلیمِ سنت، حصہ دوم، بار دہم، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سری نگر، مئی 2015ء

شوپیانی، محمد انور، تعلیمِ سنت، حصہ سوم، بار دہم، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سری نگر، مئی 2015ء

شوپیانی، محمد انور، القول المقبول في معراج الرسول، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سرینگر، طبع ششم،2005ء

طاہری، عبدالخالق، مخزن علم وعرفان کلام شیخ نورالدین ولیؒ، سٹی بک سینٹر، بک سیلرز اینڈ پبلشرز، بڑھ شاہ چوک سری نگر کشمیر،2011ء

غلام محمد شاد، کلام شیخ العالمؒ، علی محمد اینڈ سنز، سرینگر،2021ء

محمد نذیر فدا، تذکرے اسلاف (تاریخ اور تحقیق)، جی ایم صابر،2002ء،

محمد نذیر فدا، کلیات انور شوپیانی، سرینگر، بار دوم،2024ء

محمد نذیر فدا، کلیات انور شوپیانی تفسیر سورہ یوسف، سرینگر، بار دوم،2024ء

موتی لال ساقی، کلیات شیخ العالمؒ، کاف پرنٹرس، سرینگر کشمیر،1985ء

---

[1] افاقی، اسد اللہ، تعلیمات شیخ العالمؒ، میکاف پرنٹرس دہلی-6،1998ء حصہ اول ص:40،

[2] محمد نذیر فدا، تذکرے اسلاف (تاریخ اور تحقیق)، جی ایم صابر،2002ء، ص:16،15

[3] اسماعیل ابراہیم، منتخب کلام انور، الحیات پرنٹو گرافرس، سرینگر،2023ء، ص:5

[4] محمد نذیر فدا، کلیات انور شوپیانی، سرینگر، بار دوم،2024ء، ص:10.

[5] آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر،2008ء، ص:86

[6] آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر،2008ء، ص84

[7] القرآن-سورۃ لقمان، آیت نمبر30

[8] القرآن-سورۃ الحدید، آیت نمبر3

[9] آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر،2008ء، ص:86

[10] آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر،2008ء، ص:88

[11] پروفیسر غلام محمد شاد، کلام شیخ العالمؒ، علی محمد اینڈ سنز، سرینگر،2021ء، ص: 40

[12] موتی لال ساقی، کلیات شیخ العالمؒ، کاف پرنٹرس، سرینگر کشمیر،1985ء، ص:29

[13] شوپیانی محمد انور، سلام انور مع کلام انور، غرباء اہلحدیث، زالڈگر، سرینگر، 2006م، ص: 8

14شوپیانی محمد انور، گلدستہ انوری، غرباء اہلحدیث، زالڈگر، سرینگر، 1999ء، ص:13

15القرآن، سورۃ لقمن:34

16الحدیث، جامع ترندی:3383(حسن)

17شوبپانی محمد انور، گلدستہ انوری، غرباء اہلحدیث، زالڈگر، سرینگر، 1999ء، ص: 29

18 شوپیانی محمد انور، گلدستہ انوری، غرباء اہلحدیث، زالڈگر، سرینگر، 1999ء، ص:15

19 آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر، 2008ء، ص:95

20 آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر، 2008ء، ص:95

21 آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر، 2008ء، ص90:5

22طاہری، عبد الخالق، مخزن علم وعرفان کلام شیخ نور الدین ولیؒ، سٹی بک سینٹر، بک سیلرز اینڈ پبلشرز، بڑھ شاہ چوک سری نگر کشمیر، 2011ء، ص:84

23موتی لال ساقی، کلیات شیخ العالمؒ، کاف پرنٹرس، سرینگر کشمیر، 1985ء، ص:36

24 محمد نذیر فدا، کلیات انور شوپیانی تفسیر سورہ یوسف، سرینگر، بار دوم، 2024ء، ص: 48

25محمد نذیر فدا، کلیات انور شوپیانی تفسیر، اصول حدیث، سرینگر، بار دوم، 2024ء، ص: 464

26شوبپانی محمد انور، نصیحتہ نسوان، غرباء اہلحدیث، زالڈگر، سرینگر، 2011م ء، ص:6,7

27شوپیانی، محمد انور، بشارۃ المومنین، مکتبہ سلفیہ زالڈ گر سری نگر کشمیر، 2002ء، بار ششم، ص،9

28 آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر، 2008ء، ص:165

29آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر، 2008ء، ص:167

30آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر، 2008ء، ص:167

31آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر، 2008ء، ص:168

32آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر، 2008ء، ص:168

33آفاقی، اسد اللہ، آئینہ حق "یعنی کلیات شیخ العالم، ماہیت آفسیٹ پرنٹرس، بٹہ مالو سرینگر کشمیر، 2008ء، ص:168

34شوپیانی، محمد انور، دیوان انور شوپیانی، مکتبہ سلفیہ زالڈ اگر سرینگر، بار پنجم، 2011ء، ص:15

35شوپیانی، محمد انور، القول المقبول فی معراج الرسول، مکتبہ سلفیہ زالڈ گر سرینگر، طبع ششم، 2005ء، ص: 95

36شوپیاني، محمد انور، القول المقبول في معراج الرسول، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سرینگر، طبع ششم،2005ء، ص: 106

37شوپیاني، محمد انور، القول المقبول في معراج الرسول، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سرینگر، طبع ششم،2005ء، ص:107

38 شوپیانی، محمد انور، تعلیم سنت،، حصہ اول، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سری نگر، بار دہم، مئی 2015ء، ص:24،25

39شوپیانی، محمد انور، تعلیم سنت، حصہ اول، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سری نگر، بار دہم، مئی 2015ء، ص:41

40غلام محمد شاد، کلام شیخ العالمؒ، علی محمد اینڈ سنز سری نگر، 2021ء، ص114

41 شوپیانی، محمد انور، تعلیم سنت، حصہ دوم، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سری نگر، بار دہم، مئی 2015ء، ص:93

42 شوپیانی، محمد انور، تعلیم سنت، حصہ دوم، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سری نگر، بار دہم، مئی 2015ء ص:94

43غلام محمد شاد، کلام شیخ العالمؒ، علی محمد اینڈ سنز سری نگر، 2021ء، ص:116

44شوپیانی، محمد انور، تعلیم سنت، حصہ سوم، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سری نگر، بار دہم، مئی 2015ء، ص:106

45 شوپیانی، محمد انور، تعلیم سنت، حصہ سوم، مکتبہ سلفیہ ذالڈگر سری نگر، بار دہم، مئی 2015ء، ص:119